۱۲۱۲

ایک اور نمازی

تحریر : مصطفیٰ رحماندوست
نقاشی: امیر نسّاجی

قسمت کودکان ونوجوانان بنیاد بعثت

مرکز چاپ ونشر بنیاد بعثت

نام کتاب : ایک اور نمازی۔ مجموعۂ معصومینؑ کے ساتھ، سے حضرت رسول اکرمؐ کی زندگی کے مطابق ایک داستان

تحریر : مصطفیٰ رحماندوست

نقاشی : امیر نساجی

کتابت : رضوان رضوی بتک

تہیہ وتنظیم : قسمت کودکان ونوجوانان بنیاد بعثت

چاپ اول : ۱۴۱۵ ہجری قمری، ۱۹۹۵ عیسوی

تعداد : ۲۰۰۰

پتہ : تہران خیابان سمیہ شمارہ ۱۰۹

فون : ۸۸۲۲۲۴۴ فاکس ۸۸۲۱۳۷۰ (۰۲۱)

ٹیلکس : iR . BSAT ۲۱۲۰۸۰ پوسٹ کوڈ ۱۵۸۱۵-۱۳۶۱

جملہ حقوق محفوظ ہیں

بسم الله الرحمن الرحیم

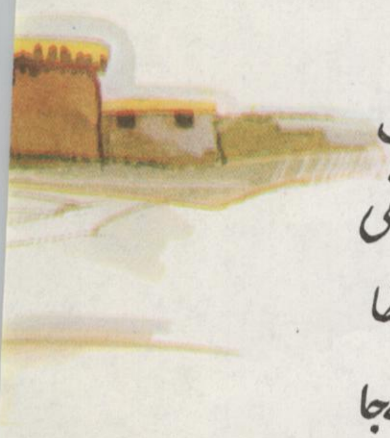

تین مہینے سے "سلیمہ" مسجد میں نہیں گئی تھی ـــــ جب
بھی اذان کی آواز سنتی ـــــ پہلے کی نسبت مسجد کی فکر بڑھ جاتی تھی
تین مہینہ ہوے وہ ایک بچے کی ماں بن گئی تھی، کوئی اور نہ تھا
جو اسکے بچے کی دیکھ بھال کرتا اور وہ نماز پڑھنے کے لئے جا
سکتی ـــــ اس کا شوہر مدینے کی گلیوں میں پھیری لگا کر صبح سے
شب تک خرمہ بیچتا تھا۔ اور اس طرح اُن کی زندگی کا خرچ پورا
ہوتا تھا۔ اس کے پاس نہ خود وقت تھا کہ بچے کی دیکھ بھال کرے

نہ پیسا ہی تھا کہ کسی کو بچے کی دیکھ بھال کے لئے دے سکے ،
ویسے تو سلیمہ اپنی زندگی میں راضی تھی لیکن جب بھی آواز اذان کان
میں پڑتی اسکی عجیب حالت ہو جاتی تھی ـــــ رسُولِ خدا کی جوش
سے بھری دل نشین آواز اسکی یادوں میں بکھر جاتی تھی اس کا
بہت دل چاہتا تھا کہ پہلے کی طرح آوازِ اذان سن کر مسجد میں جائے
اور نماز جماعت میں شریک ہو ـــــ لیکن تین مہینے سے وہ مسجد

نہیں جا سکتی تھی ۔۔۔ تین مہینے سے اس کا پہلا بچہ دنیا میں آیا تھا
اس کو کچھ تکلیف تھی اکثر روتا رہتا تھا اور چپ ہونے کا نام نہ لیتا
تھا۔ سلیمہ زیادہ تر اداس رہتی تھی اسے معلوم تھا کہ اگر رسولِ خدا
کے پیچھے نماز پڑھنے کو مل جاتی تو خوش و خرم ہو جاتی لیکن کون
تھا بچہ کس کے حوالے کرتی ؟

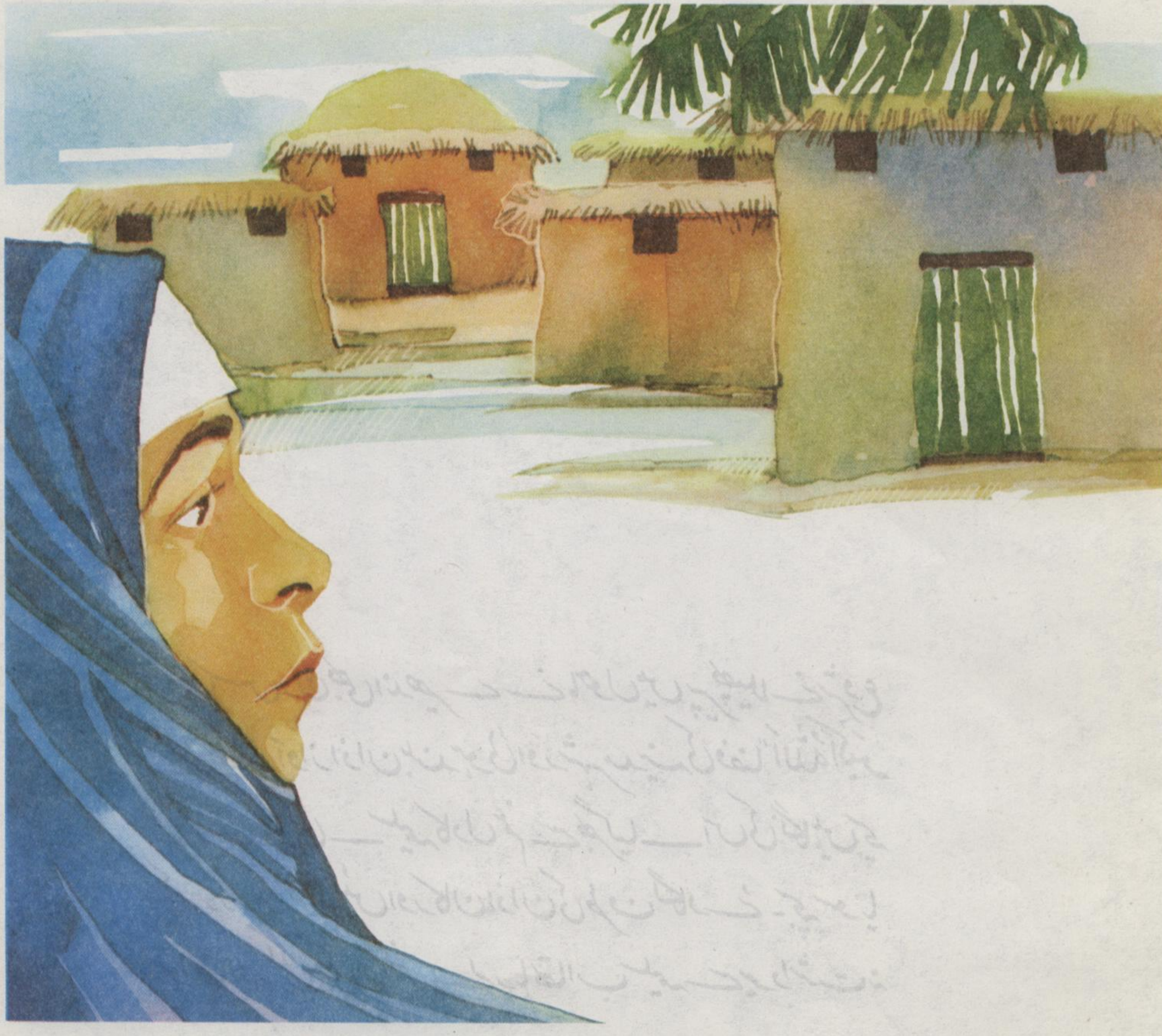

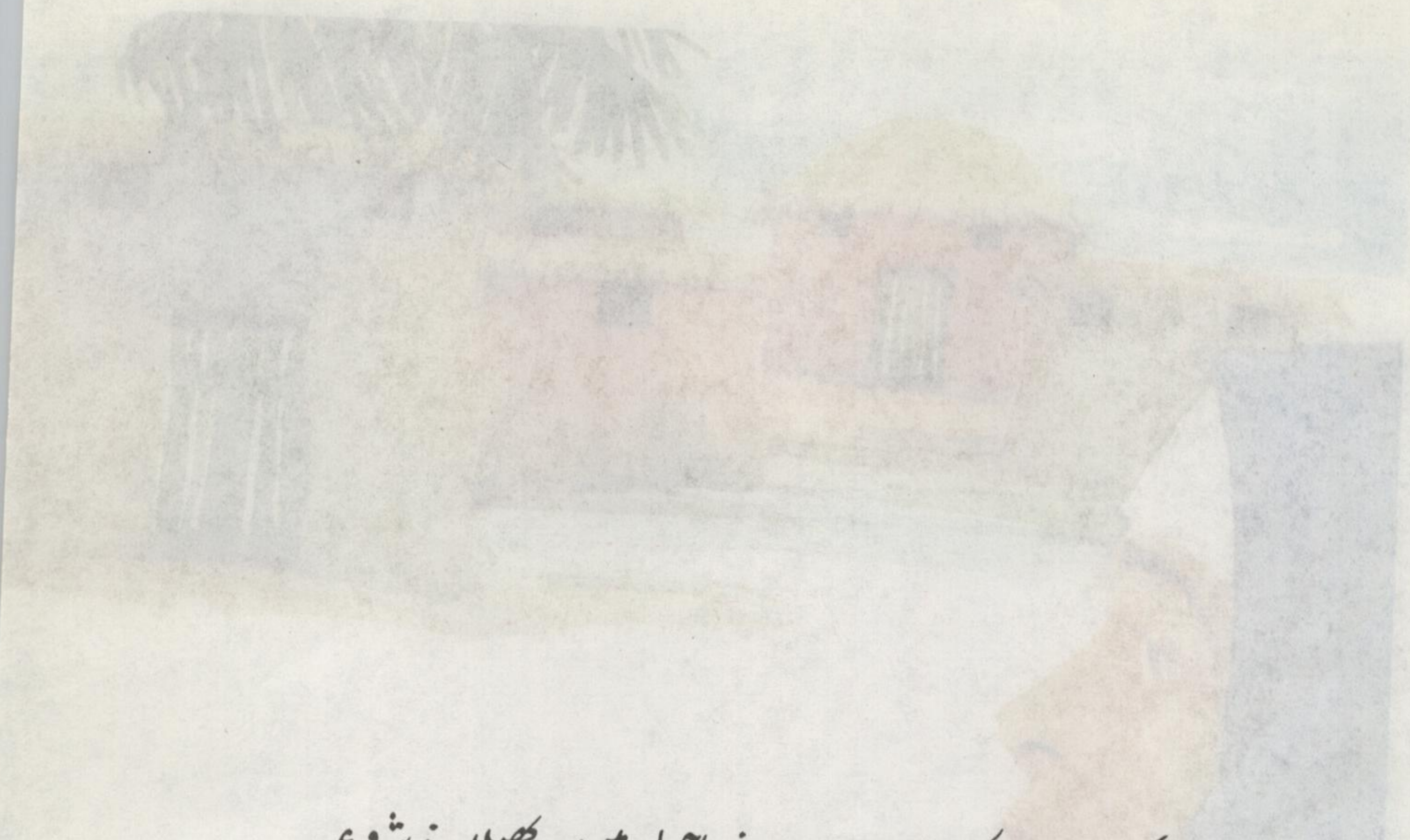

اس دن بھی اندھیرے نے ماحول میں پیر پھیلانے شروع
کئے تھے کہ آوازِ اذان بلند ہوئی اور شہرِ مدینہ کی فضا "اللّٰہُ اکبر
سے معمور ہو گئی ___ سلیمہ کا دل غم سے بھر گیا ___ اس کی نگاہیں بچہ
کی صورت پر جم گئیں اور کان اذان کی طرف لگا دئے ۔ بچہ سویا
ہوا تھا اور ہلکی ہلکی سانس لے رہا تھا اب سلیمہ سے برداشت نہ

ہو سکا۔ اٹھی، کپڑے پہنے۔ وضو کیا۔ اور آہستہ سے
بچے کو بغل میں دبالیا، تیزی سے مسجد کی طرف نکل گئی تاکہ نماز جماعت
میں شریک ہو سکے۔ ادھر ادھر دیکھا اور لمبے لمبے قدم
بڑھانے لگی تاکہ خود کو نماز میں پہونچا سکے، بڑی ہی بے تابی کے
کے ساتھ مسجد کی طرف بھاگی جا رہی تھی، مسجد کے دروازے

پر پہونچی تو اطمینان کی سانس لی ـــ ابھی نماز شروع نہیں ہوئی
تھی اسے وقت پر مسجد پہونچ جانے کی خوشی تھی۔ اطمینان سے
مسجد میں داخل ہوئی ـــ بچے کو دیکھا جو جاگ گیا تھا۔ اس کے
لبوں پر میٹھی مسکراہٹ کھیل رہی تھی ـــ سلیمہ سوچنے لگی بیکار ہی
اپنے کو اتنا پریشان کیا، پہلے ہی بچے کو بغل میں دبا کر مسجد آسکتی تھی
حیف ہے اگر انسان گھر میں اکیلے نماز پڑھے اور جماعت میں شریک نہ

ہو — حتیٰ رسولِ خدا کے پیچھے ایک رکعت بھی نماز نصیب ہو
جائے تو میرے لئے اس سے بڑھ کر کچھ نہیں ہے — ابھی
سلیمہ صف میں کھڑی نہیں ہوتی تھی کہ آواز سنائی دی ! "عَجِّلُوا
بِالصَّلوٰۃِ" نماز میں جلدی کرو — یہ موذّن کی آواز تھی، سلیمہ
جلدی سے صف کے قریب پہونچی اور اِدھر اُدھر دیکھا کہ بچے کو

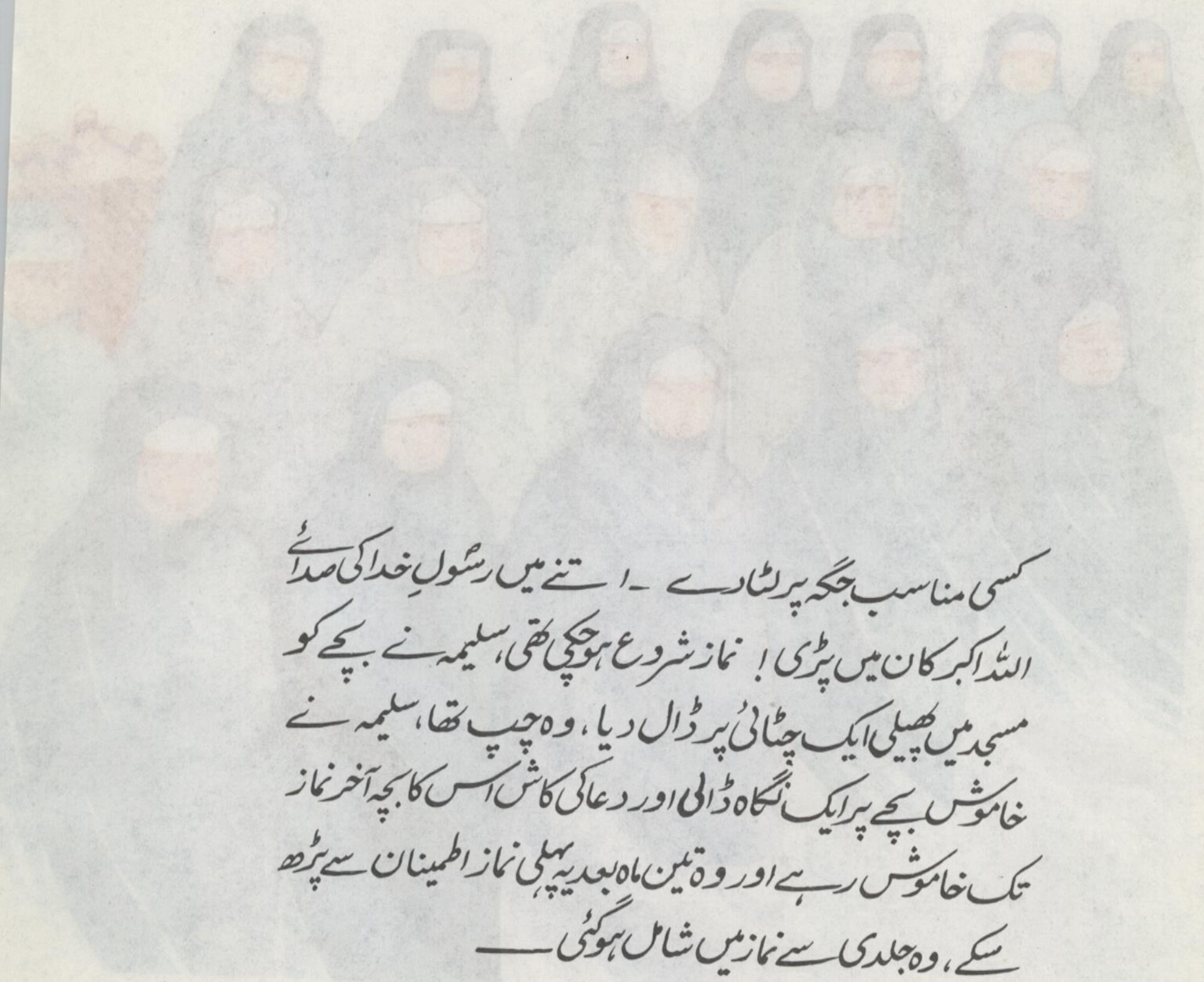

کسی مناسب جگہ پر لٹا دے ۔ اتنے میں رسولِ خدا کی صدائے
اللہ اکبر کان میں پڑی! نماز شروع ہو چکی تھی، سلیمہ نے بچے کو
مسجد میں پھیلی ایک چٹائی پر ڈال دیا، وہ چپ تھا، سلیمہ نے
خاموش بچے پر ایک نگاہ ڈالی اور دعا کی کاش اس کا بچہ آخر نماز
تک خاموش رہے اور وہ تین ماہ بعد یہ پہلی نماز اطمینان سے پڑھ
سکے، وہ جلدی سے نماز میں شامل ہو گئی ـــــ

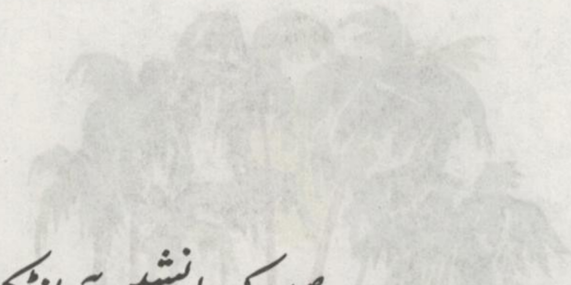

اس کے کانوں سے رسولؐ کی دل نشین آواز ٹکرائی یقیناً یہ
آواز رسولؐ ہی کی تھی، ایسا لگتا تھا کہ تمام در و دیوار، پرندے اور
آسمان بھی ساکت ہو گئے ہوں تاکہ رسولؐ کی آواز سن سکیں۔
ــ سلیمہ ہمہ تن گوش تھی رسولؐ اسلام سورہ حمد کی تلاوت فرما
رہے تھے، اس نے تین مہینہ سے رسولؐ خدا کی آواز نہیں
سنی تھی آپ پورے اطمینان سے سورہ حمد پڑھتے رہے
ــ سلیمہ کا دل خوشیوں سے معمور تھا کہ مغرب کی پہلی رکعت

تمام ہو گئی ـــــ اللہ اکبر کی آواز سنتے ہی سب رکوع میں پہونچ
گئے ـــــ سُبحانَ رَبِّیَ العَظِیمِ وَبِحَمدِہٖ ـــــ اللہ اکبر ـــــ
اچانک سلیمہ کے بچہ کے رونے آواز بلند ہوئی ـــــ ایسا لگا
جیسے کسی نے اس کے سر پر آسمان دے مارا ہو۔ مسجد کی
خاموش فضا میں بچے کے رونے کی آواز بہت زیادہ بلند معلوم
ہو رہی تھی،، بچہ اب بھی رو رہا تھا سلیمہ کی سمجھ میں نہ آسکا کہ اس
نے پہلی رکعت کیسے تمام کی ـــــ وہ اپنے آپ پر ناراض ہو رہی
تھی کہ بچے کو ساتھ کیوں لائی، دوسرے نمازیوں کی بھی نماز میں
خلل پڑ رہا تھا ـــــ اسکا دل چاہتا تھا کہ جلدی سے نماز ختم کرے
اور چپکے سے بچے کو اٹھا کر مسجد سے نکل جائے ـــــ اَللہُ اَکبَر ـــــ
سب قیام کیلئے اٹھے، سلیمہ بھی کھڑی ہو گئی بچہ اسی طرح روتا

رہا ۔ دوسری رکعت بڑی تیزی سے تمام ہوگئی رسولؐ خدا نے جلدی جلدی سورۂ حمد پڑھی اور رکوع وسجود بھی تیزی سے بجالائے تیسری رکعت بھی روزانہ کے معمول کی نسبت جلدی جلدی تمام کی ۔

سلیمہ کا بچہ اسی طرح رو رہا تھا۔ سلیمہ اس طرح بچے کی فکر میں غرق تھی کہ متوجہ نہ ہوسکی کہ آج رسولؐ خدا نے معمول سے جلدی نماز پڑھائی ہے ۔ وہ خود پر سخت ناراض تھی کہ اطمینان

سے نماز پڑھنے میں لوگوں کے لئے رکاوٹ بنی ۔ وہ اتنا
زیادہ شرمندہ تھی کہ اس کا جی چاہتا تھا کہ بچے کو بغل میں دبا کر
بھاگ جائے ۔ اچانک اس نے رسولؐ خدا کا مسکراتا ہوا
چہرہ دیکھا، حضرتؐ اس کے قریب دوزانو بیٹھے ہوئے مسکرا
رہے تھے ۔ رسولؐ کا ہنستا ہوا چہرہ دیکھ کر بچہ چپ ہو گیا تھا۔

نمازیوں کو اتنی جلدی نماز ختم ہونے پر بڑی حیرت تھی جب
انھوں نے دیکھا کہ رسولؐ نماز ختم کرتے ہی اٹھ کر روانہ ہو گئے ۔
تو اور بھی تعجب ہوا جب آپ واپس ہوئے تو سب نے جلدی
کی وجہ پوچھی ۔ رسولؐ نے جواب دیا کیا تم لوگوں نے بچے

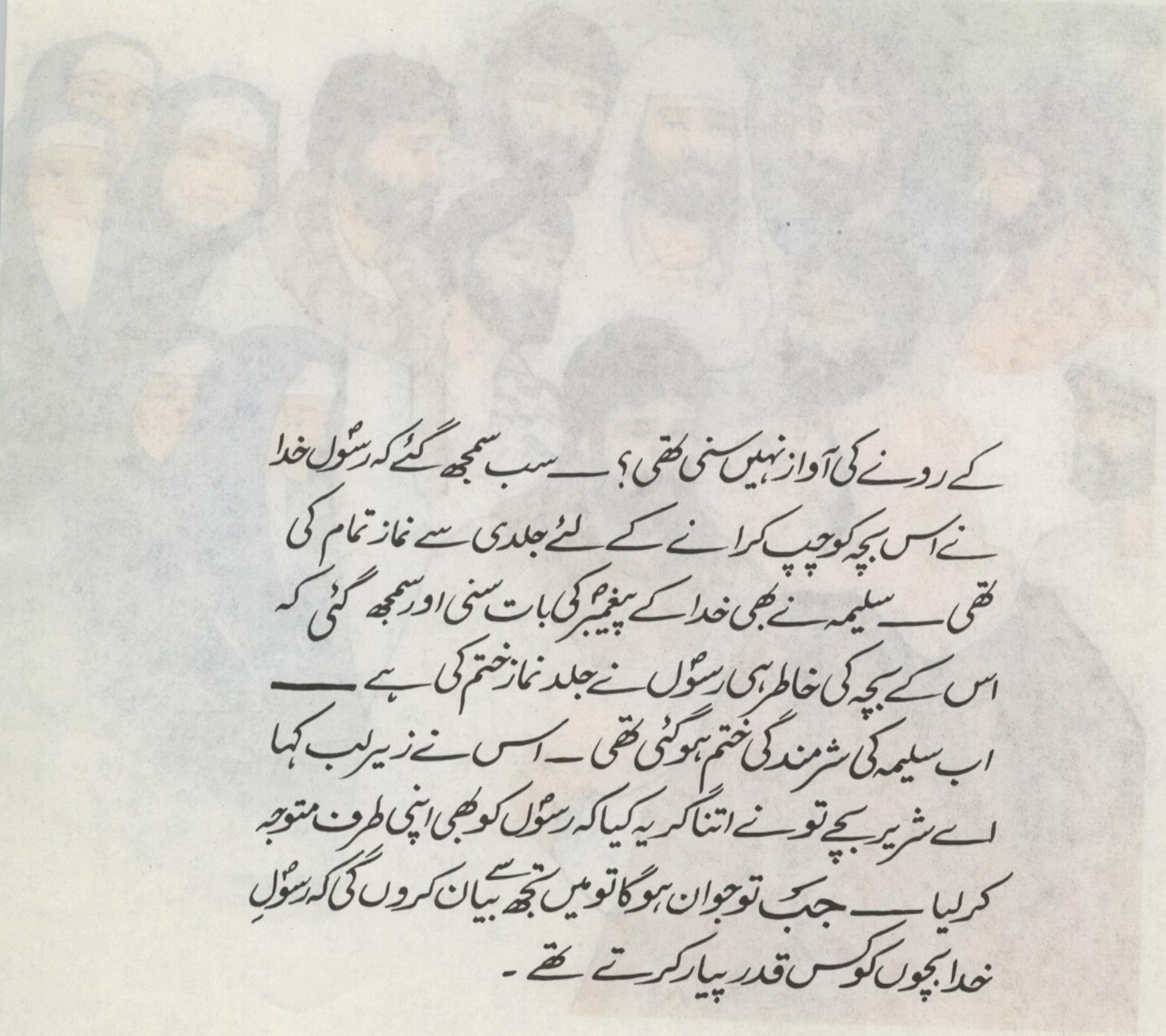

کے رونے کی آواز نہیں سنی تھی؟ ــــ سب سمجھ گئے کہ رسولؐ خدا نے اس بچہ کو چپ کرانے کے لئے جلدی سے نماز تمام کی تھی ــــ سلیمہ نے بھی خدا کے پیغمبرؐ کی بات سنی اور سمجھ گئی کہ اس کے بچہ کی خاطر ہی رسولؐ نے جلد نماز ختم کی ہے ــــ اب سلیمہ کی شرمندگی ختم ہوگئی تھی ۔ اس نے زیر لب کہا اے شریر بچے تو نے اتنا گریہ کیا کہ رسولؐ کو بھی اپنی طرف متوجہ کرلیا ــــ جب تو جوان ہوگا تو میں تجھ سے بیان کروں گی کہ رسولِ خدا بچوں کو کس قدر پیار کرتے تھے ۔